قطب الاقطاب، حجتہ العارفین، غوث العالمین

حضرت خواجہ سید محمد امین شاہ قدس سرہُ العزیز

(المعروف حضرت ثانی)

تعارف:

زبدۃ العارفین، حجتہ اللہ فی العالمین، خواجہ خواجگان، حضرت سید محمد امین شاہ قدس سرہ، شمس الہند حضرت خواجہ قدس سرہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۲۹ء میں ہوئی۔ زہد و عبادت ذکر وفکر اور اخلاق واطوار میں سلف صالحین کی حقیقی تصویر اور اپنے والد گرامی کا عملی نمونہ تھے۔ آپ کا چہرہ دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا مجلس میں بیٹھنے والوں کی آنکھیں اشکبار اور دل محوذکر ہو جاتا تھا۔ آپ کی نظر کیمیا سے لاکھوں درماندہ صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے۔ آپ جس طرف رخ فرماتے مخلوق خدا پروانہ وار اُدھر کا رخ کرتی۔ آپ جہاں بھی قیام فرماتے وہاں عرس کا سماں ہوتا۔

مادر زاد ولی:

حضرت خواجہ سید محمد امین شاہ نے ولادت کے بعد والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا۔ بڑی کوشش کی پر آپ دودھ پینے پر رضا مند نہ ہوئے۔ تشویش لاحق ہوئی تو حضرت شمس الہند قدس سرہ کی خدمت میں واقعہ پیش کیا گیا۔ آپ اپنے حجرے میں مصروف عبادت تھے۔ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے! صاحبزادہ میرے ساتھ روٹھا ہوا ہے کہتا ہے کہ پہلے فیض دو پھر دودھ پیوں گا، جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ آپ نے مولود کو ہاتھوں پر اٹھایا اور اپنی زبان بچے کے منہ میں رکھ دی۔ صاحبزادہ صاحب نے رغبت سے زبان کو چوسنا شروع کر دیا فرمایا! اب لے جاؤ راضی ہو گیا ہے۔ واپس جا کر والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔

حضرت ہادی پاک کا فرمان:

آپ کے ایام رضاعت میں ایک مرتبہ حضرت ہادی نامدار شاہ قدس سرہ آلومہار شریف میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت شمس الہند قدس سرہ کے گھر قیام فرمایا۔ حضرت ہادی پاک نے حضرت سید امین شاہ کو اپنی گود میں اٹھا کر پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور سینہ اطہر سے بے ساختہ لگا کر بے ساختہ پکار اٹھے!

''شاہ صاحب آپ کا یہ صاحبزادہ سلسلہ مجددیہ کو خوب روشن کرے گا''

حصول فیض:

حضرت خواجہ محمد امین شاہ اپنے والد گرامی کے زیر سایہ منازل سلوک کی راہ طے کرتے رہے۔ حضرت شمس الہند قدس سرہ کا معمول تھا کہ آپ ہر سال چورا شریف تشریف لے جاتے۔ آپ خلیفہ محمد صدیق اور صاحبزادہ صاحب سید امین شاہ قدس سرہ کو بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت باواجی نور محمد چوراہی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں حاضری کے بعد فرمایا:

''حضرت یہ محمد صدیق میرا بڑا ہی پیارا خلیفہ ہے اسے فیض سے نوازیں''

حضرت باواجی قدس سرہ نے خلیفہ کو نظر بھر کر دیکھا اور فرمانے لگے شاہ صاحب جو آپ نے انہیں عطا کیا ہے کافی ہے مزید گنجائش نہیں۔ اس کے بعد صاحبزادہ سید محمد امین شاہ قدس سرہ کو پیش کیا۔ حضرت باواجی قدس سرہ نے فوراً سینے سے لگایا، کافی دیر سینے سے لگائے رکھا اور فرمایا: ''اس کا ظرف بہت بڑا ہے میں نے اسے چورہ شریف کا فیض عطا کیا ہے'' اور آپ کے صاحبزادے کو چودہ (۱۴) سلاسل کی اجازت دی ایک بار پھر سینے سے لگایا اور فرمایا:

''ان کے ظرف کی کیا بات ہے ان کے خادموں کے خادم بھی اولیاء ہوں گے''

لقب حضرت ثانی کی وجہ تسمیہ:

حضرت خواجہ رکن الدین قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شمس الہند قدس سرہ نے اپنے آخری ایام میں اپنے نور نظر سید محمد امین شاہ کو اپنے پاس بٹھا کر فرمایا! بیٹا بڑھاپے کی وجہ سے میرے جسم پر ضعف طاری ہو رہا ہے۔ جب تک میرے جسم میں طاقت تھی اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے دین مصطفیٰ کی تبلیغ کرتا رہا۔ میرا وقت وصال اب قریب ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ کو تبلیغ کرتا ہوا دیکھوں۔ میں دربار ایزدی میں سربسجود ہو کر آپ کے لئے دعائیں مانگتا ہوں اُمید ہے کہ بارگاہ الٰہی میں انشاء اللہ میری دعائیں قبول ہوں گی۔ خواجہ محمد امین شاہ نے اپنے والد بزرگوار کی بات پر عمل کر کے تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ حضرت شمس الہند رحمتہ اللہ علیہ نے ضلع سیالکوٹ کے علاقہ سلہر کی طرف اجازت فرمائی۔ بزرگ ترین خلفاء عظام اور بہت سے خدام کو شرف ہم رکابی حاصل ہوا۔ حضرت شمس الہند نے اپنی خاص قد آور عربی گھوڑی پر خود صاحبزادہ صاحب کو سوار فرمایا اور گھوڑی سے ارشاد فرمایا:

''اے مینی! تو نے میری بڑی خدمت کی ہے اب میں تجھ پر اپنے بچے کو سوار کر کے اللہ تبارک تعالیٰ کے دین کی خاطر بھیج رہا ہوں، جاؤ اللہ کے حوالے''

یہ نورانی قافلہ صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ رخصت ہوا۔سب سے آگے مینی گھوڑی پر بلند قد آور حسین شہزادہ صاحب ان کے پیچھے پندرہ سولہ بہترین گھوڑیاں تھیں اورنہایت ہی پابند شریعت، خلفائے عظام، علمائے کرام یاران طریقت کا ایک دینی قافلہ بڑی شان وشوکت سے جارہا تھا۔حضرت شمس الہند صاحبزادہ صاحب کو دیکھ کرخوش ہورہے تھے اور دربار ایزدی میں اپنے لخت جگراور دوسرے یاران طریقت کے حق میں دعائیں مانگ رہے تھے اس دن سے یاران طریقت حضرت صاحبزادہ صاحب کو ثانی صاحب کے لقب سے پکارنے لگے۔

علاقہ سلہر میں آپ کی تشریف آوری کی وجہ سے گاؤں گاؤں آپ کی بزرگی کا شہرہ مچ گیا۔آپ ہر وقت تبلیغ دین رسول ﷺ فرماتے اور خلق خدا کو احکام خداوندی سناتے۔جو بھی آتا آپ کی فیض صحبت سے فیض یاب ہوجاتا اور رضائے الٰہی کی سعادت پاتا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

فیضان شمس الہند کے امین:

حضرت شمس الہند قدس سرہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو حضرت ثانی قدس سرہ حافظہ آباد کے علاقے کے تبلیغی دورے پر تھے۔خبر ملتے ہی حضرت ثانی قدس سرہ آلومہار شریف تشریف لے گئے۔شام کو آلومہار شریف پہنچ کر ہمہ تن خدمت میں مصروف ہوگئے۔آدھی رات کے وقت تمام خدام جا کر سو گئے مگر آپ حضرت شمس الہند قدس سرہ کی خدمت میں مصروف رہے۔اچانک آپ کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو ایک خادم کو آواز دی تو حضرت ثانی قدس سرہ نے جواب دیا....پھر دوسرے خادم کو آواز دی دوبارہ آپ نے ہی جواب دیا......اس طرح کئی خدام کا نام لیا مگر حضرت ثانی قدس سرہ کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔

بالآخر آپ نے حضرت ثانی قدس سرہ کو پہچان لیا۔فرمایا آگئے ہو کب آئے ہو؟ آپ نے عرض کی حضور شام کو حاضر خدمت ہوا تھا۔حضرت شمس الہند قدس سرہ فرمانے لگے! آؤ سینے سے لگ جاؤ۔آپ فوراً شمس الہند قدس سرہ کے سینے سے لپٹ گئے فرمایا!

''محمد امین جو کچھ مجھے ملا ہے وہ تمام فیض تمہیں منتقل کرتا ہوں۔اب اس کو پھیلانا اور بندگان خدا تک پہنچانا تمہاری ذمہ داری ہے''

چنانچہ فوراً ہی حضرت ثانی قدس سرہ پر کشف حقائق ہوا، حقیقت ومعرفت کے مراحل طے ہوگئے۔آپ پر فیض بخشی وفیض رسانی کا باب کھل گیا۔

حضرت شمس الہند کے وصال کے بعد مشکلات:

حضرت شمس الہند کے وصال کے بعد دس دن میں اکثر خدام چلے گئے۔ کچھ نادان لوگ کہنے لگے اب حضرت شمس الہند کے بعد کیا رہ گیا ہے۔ اسی دوران آپ تبلیغی سفر پر روانہ ہو گئے تمام جانور گرد ونواح میں روانہ کر دیئے۔ گھوڑیوں کا صرف ایک اصطبل تھا اب اس کی خدمت کا مسئلہ درپیش تھا۔ آپ اپنے والد گرامی کی گھوڑی پر سوار ہو گئے اور حضرت رکن الدین قدس سرہ نے گھوڑی کی باگیں پکڑ لیں اور انتہائی رقت آمیز منظر تھا۔ جہاں دو تین سو افراد کا قافلہ روانہ ہوتا تھا آج صرف دو افراد پر مشتمل قافلہ تھا۔ آپ سبز پیر گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ قیولہ کے لئے قیام فرمایا۔

نماز ظہر کی ادائیگی فرمائی ہی تھی کہ تمام خدام روتے چلاتے ہوئے حاضر ہو گئے عرض کرنے لگے حضرت ہمیں معاف کر دیں، ہم ہلاک کر دیں۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہوئی ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ حضرت شمس الہند نے فرمایا ہے کہ جو محمد امین کا نہیں وہ میرا بھی نہیں وہ غم و اندوہ کی حالت میں سفر میں ہے اور تم اپنے گھروں میں آرام کر رہے ہو۔ آپ اسی گاؤں میں دس روز قیام فرما کر واپس تشریف لے آئے۔

تقریب سجادہ نشینی:

حضرت شمس الہند قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے ایصال ثواب کے لئے منعقد ہونے والے ختم چہلم شریف کے موقع پر نقشبندی مشائخ، خلفاء و مریدین کا آلو مشائخ کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں آپ کے نور نظر، لخت جگر، حجتہ العارفین، قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد امین شاہ المعروف حضرت ثانی قدس سرہ کی باقاعدہ سجادہ نشینی کی تقریب منعقد ہوئی اور ہزاروں علماء، پیران عظام، خلفائے کرام کی موجودگی میں شمس العارفین، غوث العالمین، مقبول صمد، شیخ مجدد، قطب اوحد حضرت باواجی خواجہ محمد قدس سرہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کے سر اقدس پر دستار فضیلت رکھی، ساتھ ہی چورہ شریف کے فیضان کا ابھی وارث بنا دیا۔ اس عظیم روحانی اجتماع میں مشائخ چورہ شریف کے علاوہ، مشائخ نتھیال شریف کے علاوہ حضرت شمس الہند کے خلفاء نے بھی شرکت کی اور صالحین کا اس قدر عظیم اجتماع پھر نہ ہو سکا۔ ہر طرف مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئیں اور گلشن چمن شاہی کے تا قیامت صدا بہار رہنے کی دعائیں مانگی گئیں۔

پہلا تبلیغی دورہ و روحانی اجتماع:

دستار خلافت سے مشرف ہوکر آپ نے مشائخ نقشبندیہ کے معمول سفر در وطن کے مطابق تبلیغی و روحانی سفروں کا آغاز فرمایا۔ آپ کا پہلا تبلیغی دورہ شہر وزیر آباد میں ہوا۔ اس سفر میں خلیفہ محمد بخش، خلیفہ کریم بخش، مولانا غلام رسول، مولانا جلال الدین، شاعر اسلام حافظ عبد العلی اور دیگر کئی خلفاء شرف ہم رکابی سے مشرف ہوئے۔

وہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ شہر وزیر آباد کے عقیدت مند لوگ ایک دیوانی عورت بنام مائی حسن بی بی کو ساتھ لائے جو مضبوط جسم و جان کی مالکہ تھی اور اپنے سینہ کے ساتھ اپنے دو سالہ مردہ بچے کو لگائے خوب چوم رہی تھی۔ عقیدت مندوں نے صورت حال یوں بیان کی!

حضرت اس مائی کا یہی بچہ تھا جو قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ ہم اس بچے کو قبرستان میں دفن کر آئے تھے مگر یہ حواس باختہ دیوانی عورت قبر سے بچہ نکال لائی ہے۔ ہم اس کی حالت زار سے بہت پریشان ہیں حضور اس پر نظر عنایت فرمائیں۔ حضرت ثانی قدس سرہ کو اس عورت کی حالت زار پر رحم آ گیا اور ایک زبردست توجہ مائی کی طرف فرمائی تو وہ عورت وجد میں آ گئی اور اس کی زبان سے اللہ ھُو کے نعرے بلند ہو گئے۔ آپ نے پھر ایک بار توجہ فرمائی عورت ہوش میں آتے ہی پکار اٹھی کہ حضرت میرا بچہ فوت ہو چکا ہے اس کو قبرستان میں دفن کر دینا چاہئے اس کا پاگل پن جاتا رہا اور مردہ بچے کو دفن کرنے کے لئے چھوڑ دیا چنانچہ آپ کے حکم پر وارثوں نے بچے کو دفن کر دیا اور مائی حسن بی بی کو دربار عالیہ آلومہار شریف میں لنگر کی خدمت کے لئے چھوڑ آئے اور ساری عمر خدمت پر مامور رہیں۔

حلیہ مبارک:

آپ اپنے والد گرامی کا عملی نمونہ تھے۔ نہایت خوبصورت، وجیہہ اور پُر جلال چہرہ، پیشانی کشادہ، ناک دراز و قدرے باریک، آنکھیں موٹی، ریش گھنی اور سفید، سر کے بال خوبصورت، شانوں تک لٹکتے۔ رعب و جلال کی وجہ سے کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی اسی بنا پر اکثر چہرہ چھپائے رکھتے۔

لباس مبارک:

سادہ مگر شاندار لباس زیب تن فرماتے۔ کبھی تہبند، کبھی شلوار، کرتا کھدر کا، ململ کا عمامہ شریف اور چہار ترکی بھی استعمال کرتے۔ ہاتھ میں عصا شریف بھی رکھتے۔

معمولات:

حضرت ثانی قدس سرہ تا حیات صوم وصلوٰۃ کے پابند رہے اور حالت سجدہ میں ہی واصل باللہ ہوئے۔ علاوہ ازیں نماز اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد کے بھی پابند تھے۔ عصر تا مغرب ختم خواجگان، ختم بسم اللہ شریف اور ختم یا ستار پڑھتے۔ کیونکہ آپ کا درجہ ستاری تھا ہر ختم کے ساتھ اول و آخر سات سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اور ایک تسبیح درود شریف پڑھتے۔ نماز عشاء کے وتر سے پہلے یہ دعا پڑھتے..."سبحان الملک القدوس" اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر یاران طریقت کے ساتھ مل کے طویل مراقبات فرماتے۔ رات کے تیسرے پہر بیدار ہوکر نماز تہجد بارہ رکعت ادا فرماتے اور صبح سویرے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور دعائے گنج العرش بھی پڑھتے، ظہر اور عصر کے درمیان دلائل الخیرات اور دیگر وظائف پڑھتے۔ باقی ماندہ وقت میں خلق خدا کو تبلیغ و ہدایت فرماتے۔

اخلاق واطوار:

حضرت سید محمد امین شاہ قدس سرہ اپنے زمانے کے قطب تھے۔ عبادت و ریاضت، ذکر وفکر آپ کا معمول تھا۔ کم خوری، کم خوابی اور کم گوئی کی تلقین فرماتے اور خود بھی اس پر عمل پیرا تھے۔ یاران طریقت سے اس قدر خوش اخلاقی سے پیش آتے کہ ہر شخص یہ سمجھتا کہ حضرت میرے ہیں اور حضرت کو سب سے زیادہ محبت مجھ سے ہے، اکیلے کھانا بہت کم کھاتے، سخاوت کے پیکر تھے۔ آپ خلق عظیم کے آفتاب تھے جو شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا فیض یاب ہوتا۔

درویشوں اور مہمانوں کی خدمت:

آپ کا معمول یہ تھا کہ مہمانوں کے لئے چنگیر میں تنور کی روٹیاں اور سالن خود اٹھا کر لاتے اور جس طرح ماں اپنے تمام بچوں کے درمیان بیٹھ کر کھانا تقسیم کرتی ہے اسی طرح آپ بھی تقسیم طعام فرماتے عموماً فی کس دو روٹیاں اور ایک چھوٹے سے برتن میں سالن سب کو دیا جاتا اور از راہ شفقت و دلجوئی عموماً سب کے ساتھ ایک نوالہ سالن میں ڈبو کر کھالیا کرتے تھے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کو نوازا گیا ہے اور دوسرے کو محروم رکھا گیا ہے اور کھانا عموماً اُس کے ساتھ تناول فرماتے جو بظاہر سب سے زیادہ غریب اور مفلوک الحال نظر آتا۔

سفر میں معمولات خورد ونوش:

سفر میں معمول تھا کہ جو کچھ میسر ہوتا تناول فرما لیتے۔ ایک دفعہ کسی معتقد کے گھر میں دعوت تھی اور اس زمانے کے معمول کے مطابق پسی ہوئی کھانڈ اور گھی ڈال کر مہمانوں کی خدمت کی جاتی تھی۔ غلطی سے گھر والوں نے اس خیال سے کہ اپنے پیر صاحب کی کھانڈ کو جھوٹا نہ کیا جائے اس کو چکھنے سے گریز کیا اور پسی ہوئی چینی کی بجائے پسا ہوا نمک ڈال دیا۔ آپ نے چاولوں کو تناول فرمایا اور کھانے کی تعریف فرمائی کہ بڑا مزے کا کھانا ہے۔ جب گھر والوں کو اپنی غلطی کا علم ہوا تو انہوں نے معذرت کی لیکن آپ نے ارشاد فرمایا: میٹھا کھاتے کھاتے دل اکتا گیا آج نمک کھا کر منہ کا ذائقہ بدلا اور زیادہ لطف آیا۔ باسی روٹی اچار یا مسور کی دال کے ساتھ اس طرح تناول فرماتے جس طرح پلاؤ یا مرغ کھایا جاتا ہے۔

ملفوظات شریفہ

☆...توجہ اتحادی کا اثر:

اگر سالک کی فطرت و استعداد میں کمی ہو اور یک لخت توجہ اتحادی سے نوازا جائے تو تعمیر کی بجائے تخریب ہو جاتی ہے اور سالک اس توجہ کو برداشت نہ کرتے ہوئے مجذوب ہو جاتا ہے یا حواس کھو بیٹھتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر خواجہ باقی باللہ اور نان بائی کا واقعہ یاد آ گیا جو رات گئے آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلایا کرتے۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا بھائی تم نے میرے مہمانوں کی اتنی خدمت کی ہے، کچھ معاوضہ لے لو۔ اس نے عرض کی مجھے اپنے جیسا بنا لیں۔ آپ نے فرمایا یہ مطالبہ نہ کرو میری صلاحیت و استقلال اور تمہاری صلاحیت و استقلال میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تم میری توجہ اتحادی کو برداشت نہیں کر سکو گے وہ اپنی بات پر قائم رہا۔ اس پر آپ اسے اپنے حجرے میں لے گئے اور اس پر توجہ اتحادی ڈالی جس کا اس پر یہ اثر ہوا کہ نان بھائی بالکل محویت کلی کے عالم میں چلا گیا اور ہوش و حواس کھو بیٹھا اور تین دن اسی حالت میں رہ کر انتقال کر گیا۔

☆...توجہ اتحادی کی مثال:

آپ نے ایک اور مثال دی کہ ایک بزرگ تھے ان سے یہی سوال کیا گیا تو اُنہوں نے عملی مثال سمجھانے کے لئے دو آدمیوں کو تانبے کے دو برتن دیئے جو پرانے اور زنگ خوردہ تھے اور دونوں کو حکم دیا کہ صاف کر کے لے آؤ۔ پہلا آدمی جلد باز تھا اس نے جاتے ہی اوپلوں کی آگ میں برتن کو تاؤ دیا اور لوہے سے خوب رگڑ رگڑ کر برتن کو چمکا کر شام تک حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور دوسرے آدمی نے روزانہ برتن کو گرم پانی اور سوڈے سے بتدریج آہستہ آہستہ صاف کیا اور وہ بھی دس دن بعد برتن لے کر حاضر ہوا۔

لوگوں نے کہا کہ اس نے تو وقت ضائع کیا ہے پہلا آدمی تو ایک دن میں ہی برتن صاف کر کے لے آیا تھا اور اس نے دس دن لگا دیئے تو اس بزرگ نے فرمایا آؤ میں تمہیں عملاً اس نتیجہ دکھاتا ہوں اس نے دونوں برتنوں میں دودھ ڈال کر تیز آگ پر برتن رکھے تو جو آدمی ایک دن میں برتن صاف کر کے لایا تھا تیز آگ کی وجہ سے برتن کا تلا کمزور ہو چکا تھا لہذا تیز آگ کو برداشت نہ کر سکا اور برتن گر گیا اور دوسرا برتن سلامت رہا۔

آپ نے فرمایا اچانک توجہ سے کمزور استعداد کے طالبین کا یہی حال ہوتا ہے کہ حوش وہواس کھو بیٹھتے ہیں لیکن صاحب استعداد لوگ فیض کو حاصل بھی کرتے ہیں اور برداشت بھی کرتے ہیں۔

☆...سلوک نقشبندیہ کی پہلی منزل ولایت صغریٰ ہے:

حضرت ثانی قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ سلوک نقشبندیہ میں سالک کی پہلی منزل کیا ہوتی ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نقشبندی خاندان میں سلوک کی ابتدائی منزل ولایت صغریٰ ہے۔فنائے قلب اور فنائے نفس کی تکمیل کے بعد سیر الی اللہ کی منازل طے ہوتی ہیں جن میں پہلی منزل ولایت صغریٰ ہے اور اس سے بلند منزل ولایت کبریٰ ہے اور بہترین منزل ولایت علیا ہے جو کہ ملائکہ مقربین اور انبیاء کرام کی ولایت ہے اس کی انتہا سیر فی اللہ سے موسوم ہے۔اس کے بعد مرشد کامل طالب صادق کو اجازت وخلافت سے نواز دیتا ہے۔

☆...کثرت کرامات کاملین کے لئے کمال نہیں:

آپ نے فرمایا کہ کاملین مقام عروج کے کمال تک پہنچ کر پھر نزول فرماتے ہیں تو جو کامل نزول نہیں فرماتے وہ عالم اسباب سے اوپر رہتے ہیں اور ان سے کرامات اور خوارق عادات کا ظہور زیادہ ہوتا ہے لیکن جو کامل نزول کے مقام پر آجاتے ہیں وہ عالم اسباب اور ان کی ذمہ داریوں میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن تبلیغ وہدایت کے نقطہ نگاہ سے ناممکل نزول والوں سے ان کا مقام بلند ہوتا ہے وہ باہمہ ہو کر بھی بے ہمہ ہوتے ہیں اور خلوت درانجمن کے مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

☆...صحبت،نسب اور کسب میں فرق:

ریاکاری اور ظاہر دار مشائخ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ نسبی وراثت نہیں بلکہ کسبی دولت ہے لیکن اگر نسب اور کسب دونوں مل جائیں تو سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے چنانچہ سرکار دوعالم ﷺ کی اولاد اور صالحین کرام کی اولاد میں اکثر فیوض کی کثرت دیکھنے میں آئی ہے لیکن انتقال فیض کا اصل طریقہ اور باطنی دولت کے حصول کا اصل ذریعہ تو روحانی رابطہ اور باطنی نسبت ہے۔

صحبت ونسبت سے جو دولت عظیم حاصل ہوتی ہے وہ محض نسبی تعلق سے حاصل نہیں ہوتی ۔صحابہ کرام کا فیض صحبت نبوی پر منحصر تھا چنانچہ حضرت خواجہ اجمیری سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اور حضرت خواجہ گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ سے امام ربانی مجدد الف ثانی اور قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت خواجہ نور محمد چوراہی سے حضرت خواجہ محمد ہادی نامدار شاہ اور حضرت خواجہ محمد سید چنن شاہ رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کا فیض اسی باطنی نسبت کا نتیجہ تھا یہی معمول چلا آ رہا ہے اور یہی چلتا رہے گا۔

☆...ترک دنیا کا صحیح تصور:

وہ ترک دنیا جس سے اہل وعیال کی ذمہ داریوں میں کوتاہی ہو اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمی ہو مذموم ہے لیکن وہ ترک دنیا کہ سب کچھ ہوتے ہوئے آدمی کے دل میں اس کی محبت نہ ہو وہ محمود ہے چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین قدس سرہ کے گھوڑے سونے چاندی کی میخوں سے باندھے جاتے تھے، بادشاہ نے اعتراض کیا کہ یہ اچھا فقیر ہے کہ گھوڑوں کو باندھنے کے لئے سونے چاندی کی کھونٹے استعمال کیے جاتے ہیں آپ نے بادشاہ سے کہا!

’’میں نے کھونٹے مٹی میں لگا رکھے ہیں دل میں نہیں لگا رکھے‘‘

☆...تقدیر مبرم اور تقدیر معلق:

ایک مرتبہ تقدیر کے متعلق بات ہو رہی تھی کسی نے کہا حضور غوث پاک نے فرمایا ہے کہ میں تقدیر مبرم میں تبدیلی کرسکتا ہوں ۔آپ نے امام ربانی قدس سرہ کا واقعہ بیان فرمایا کہ کسی نیازمند نے آپ سے کسی مشکل کے حل کے لئے التجائے دعا کی آپ نے دعا فرمائی تو لوح محفوظ پر لکھا دیکھا کہ اس کا کام نہیں ہوگا اس کے باوجود آپ نے تین مرتبہ دعا پر فرمائی تو آخر میں دیکھا کی نوشہ لوح محفوظ مٹ گیا اور اس کے کام ہونے کا فیصلہ لکھا گیا۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا لوح محفوظ پر تو معاملہ تقدیر مبرم کا لکھا تھا لیکن علم الٰہی ذاتی میں تقدیر معلق تھی ۔اس لئے مرد کامل کی دعا سے تبدیل ہوئی ۔

☆...وظائف ومعمولات کی پابندی:

ایک معترض آدمی تین ماہ تک حضرت ثانی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں رہا اور جاتے وقت اس نے کہا کہ میں نے آپ کے ہاں مولویت ہی دیکھی ہے ۔فقر وکرامات کا کچھ اثر نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ سفر وحضر اور مرض وصحت میں کبھی تم نے میرے مذہبی فرائض اور طریقت کے معمولات میں کوئی کمی دیکھی ہے؟ اس نے جواب نفی میں دیا تو آپ نے فرمایا یہی کرامت ہے ۔

☆...دنیا سے استغناء:

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا! تعلیمات مجددیہ کے مطابق یہ دنیا اور دنیا کے حسن و جمال کو مرتبہ وہم میں پیدا کیا گیا اور وہم کی ناپائیداری واضح ہے اس لئے اہل اللہ نہ دنیا سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی رغبت رکھتے ہیں۔ان کی زندگی سادہ،ان کے اطوار طبعی اوران کی ضروریات محدود ہوتی ہیں۔خوردونوش اور رہائش واطوار میں ان کی روش سنت نبویﷺ کے مطابق سادگی پر مبنی اور بنیادی ضروریات تک محدود ہوتی ہیں۔

کرامات وتصرفات

☆...گھوڑی کی خدمت اور مقام تکمیل:

حضرت ثانی قدس سرہ کا مرید آپ کی گھوڑی کی خدمت پر مامور تھا۔دس سال متواتر گھوڑی کی خدمت کرنے کے باوجود اس نے اپنے دل میں کوئی تبدیلی نہ پائی اور کسی سے کوئی شکایت نہ کی کہ اتنی طویل خدمت کے بعد بھی مجھے کوئی فیض نہیں ملا۔شام کو جب چارہ ڈالنے گیا تو گھوڑی اس کے کان کو منہ لگا کر اپنی آواز میں ہنہنائی اور اسے کشف حقیقت ہو گیا۔حضرت ثانی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدمت ضائع نہیں جاتی،خدمت میں عظمت بھی ہے اور نور ہدایت بھی لیکن شرط یہ ہے کہ سالک میں خلوص اور حسن نیت بھی ہو۔

☆...نورانی راستہ:

ایک رات سیالکوٹ سے حاجی امام دین (مرحوم) نماز عشاء کے بعد آلومہار شریف کی طرف نماز تہجد کے لئے روانہ ہوئے۔سردی کا موسم تھا،سرد بارش اور اندھیری رات میں راستہ بھول گئے۔سخت پریشانی کے عالم میں کچھ دیر بھٹکتے رہے آخر کار پیرومرشد حضرت ثانی قدس سرہ کی روحانیت آپ کی طرف متوجہ ہوئی فوراً ایک روحانی راستہ ہموار ہو گیا حاجی امام دین اس روحانی راستہ پر چلتے رہے اور بخیر و عافیت آلومہار شریف پہنچ گئے۔حضرت ثانی قدس سرہ آپ کے انتظار میں تھے فرمانے لگے حاجی صاحب آ گئے ہیں راستہ میں کوئی زیادہ پریشانی تو نہیں ہوئی ہے؟ حاجی صاحب قدموں میں گر کر عرض کرنے لگے حضرت!

''آپ جیسا رہبر موجود ہو تو پریشانی کیسی''.....

☆... باران رحمت کا نزول:

ایک مرتبہ حضرت ثانی قدس سرہ موضع عادیاں علاقہ کالر کے دورے پر تشریف لائے۔عادیاں کے یاران طریقت نے باران رحمت کے نزول کی خواہش ظاہر کی کیونکہ اس علاقہ میں کچھ عرصہ سے سخت گرمی کا موسم تھا،گرم لو چلتی تھی۔خشک سالی کا عالم تھا۔انسان اور حیوان سب پریشان تھے۔آپ نے ہاتھ اٹھا کر اسی وقت باران رحمت کی دعا مانگی اور خلیفہ کریم بخش سے فرمایا! خلیفہ صاحب لوگ پریشان ہیں بارش برسنے کی دعا کیوں نہیں مانگتے؟ خلیفہ صاحب نے فوراً ہاتھ اٹھا کر باآواز بلند دعا کی.......فرمایا حضرت جی! انشاءاللہ بارش آئی چنانچہ اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے اور تھوڑی دیر بعد بارش برسنے لگی۔

☆...لباس میں شفاء:

آپ اکثر جموں وکشمیر کے علاقے میں تبلیغی دورے پر جاتے۔وہاں جموں میں ایک دھوبی آپ کا عقیدت مند تھا جو بکمال رغبت آپ کر کپڑے دھوتا، بچا ہوا پانی بوتلوں میں بھر لیتا ہر قسم کے مریضوں کو پلاتا فوراً شفا ہو جاتی۔

☆...مرید کی خبر گیری:

مرزا انور علی سول ہسپتال گوجرانوالہ میں سول سرجن کی ڈیوٹی پر معمور تھے۔نفس کے حملے کی وجہ سے حضرت ثانی قدس سرہ کے متعلق دل میں تذبذب پیدا ہوا۔اسی حالت میں نماز پنجگانہ،تہجد اور وظائف طریقت جو پابندی سے بجالاتے تھے اپنے نفس کے دھوکے میں آکر سب کچھ کھو بیٹھا۔ایک رات بے خبری اور غفلت سے مزے کی نیند سو رہے تھے کہ اچانک عالم خواب میں ڈاکٹر کا کمرا روشن ہوا۔حضرت ثانی قدس سرہ تشریف لائے اور فرمایا! تجھے شرم نہیں آتی ایسی غفلت سے سو رہا ہے نماز تہجد کی ادائیگی تو دور نماز پنجگانہ بھی چھوڑ بیٹھا ہے، جلدی اٹھو اور نماز ادا کرو۔ڈاکٹر صاحب کی آنکھ کھلی اور فوراً گھبراہٹ کے عالم میں اادھر اُدھر دیکھا اور دیوانہ وار شیخ کامل کو تلاش کرتے ہوئے گوجرانوانہ سے آلومہا شریف لائے مگر آپ وہاں تشریف فرما نہ تھے۔پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ سمبڑیال ہیں چنانچہ سمبڑیال تشریف لے گئے اور ڈاکٹر صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے قدموں میں گر گئے اور معافی مانگنے لگے حضرت ثانی قدس سرہ فرمانے لگے آئندہ ایسی حرکت نہیں ہو گی حضرت معاف فرما دیجئے۔آپ نے اپنا دست شفقت پھیر کر ڈاکٹر صاحب کا انقباض قلبی مکمل طور پر رفع کر دیا۔

☆....خزانہ غیب میں تصرف:

حضرت خواجہ رکن الدین قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک دن موضع عادیاں کے نمبردار نے مجھ سے کہا کہ حضرت خواجہ ثانی قدس سرہ سے ہمیں زمین کا معاملہ لے کر دیا جائے۔ خواجہ صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ عادیاں کے نمبردار کو زمین کا معاملہ مطلوب ہے۔ آپ نے فرمایا: نمبردار سے کہو چند دن بعد آئے ابھی میرے پاس رقم موجود نہیں ہے۔ اسی وقت علاقے کا میراثی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا حضرت میں سید ہوں اور میری لڑکی جوان ہے اس کا عقد کرنا ہے، تنگ دست ہوں، شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے دوسو روپیہ شادی کے اخراجات ادا کرنے کے لئے عنایت کیجئے۔ آپ نے اسی وقت مصلیٰ اٹھایا اور نیچے سے دوسو روپیہ نکال کر میراثی کے حوالے کیا اور وہ چلتا بنا۔ خدام نے عرض کی حضور! یہ شخص سید نہ تھا آپ کو دھوکہ دے گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ شخص سید نہ تھا مگر اس نے جس نام پر دھوکہ دیا ہے میں اس نام پر دھوکہ کھانے کو بھی تیار ہوں۔ خدام نے عرض کی حضور! نمبردار کے معاملے کے لئے تو رقم موجود نہ تھی اس کے لئے کہاں سے آ گئی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ میری ذاتی رقم نہ تھی بلکہ خزانہ غیب میں تصرف کر کے دی تھی کیونکہ مجھے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کا نام سن کر حیا آ گئی تھی۔

باقیات صالحات:

حضرت ثانی قدس سرہ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

صاحبزادے:

(۱) حضرت قطب الکونین صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ.....**(۲)** حضرت صاحبزادہ سید نور حسین شاہ

(۳) حضرت صاحبزادہ سید فضل حسین شاہ.........**(۴)** حضرت صاحبزادہ سید منظور حسین شاہ

صاحبزادیاں:

(۱) سیدہ نور فاطمہ علیہا الرحمہ.......**(۲)** سیدہ محمد بی بی علیہا الرحمہ

خلفاء:

حضرت ثانی قدس سرہ کے خلفاء عظام کے نام درج ذیل ہیں:

☆....حضرت مولانا فضل الرحمان رحمتہ اللہ علیہ (پسرور ضلع سیالکوٹ)

☆....حضرت مولانا جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ (موضع شیخ پور شریف، ضلع گجرات)

☆....حضرت فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ عرف فقیر صاحب (کوٹ پیرو، ضلع گوجرانوالہ)

☆...حضرت میاں مراد علی رحمتہ اللہ علیہ (موضع ٹھٹھہ اعظم دینا نگر روڈ گوجرانوالہ)

☆...حضرت مولانا محمد شریف رحمتہ اللہ علیہ (گکھڑ منڈی، ضلع گوجرانوالہ)

☆...حضرت محمد دین رحمتہ اللہ علیہ (گورالہ شریف ضلع شکر گڑھ)

وصال:

آپ تبلیغی دورہ پر خانقاں ڈوگراں سے ہوتے ہوئے گوجرانوالہ اپنے خادم خاص بابو کرم الٰہی کی بچی کی رسم نکاح میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے، تقریباً آدھی رات ہوئی آپ کی طبیعت خراب ہوگئی آپ نے صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ کو بلایا جب آپ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو فرمایا!

''آج سے امامت تمہارے سپرد ہے دنیاوی عدالت چھوڑ کر مخلوق کی ہدایت کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ''

نصیحت فرمانے کے بعد وضو کے لئے پانی طلب کیا۔ خادم پانی لے کر حاضر ہو گیا وضو فرمانے کے بعد نماز تہجد ادا فرمائی اور درود و وظائف ، ذکر اور مراقبے میں نماز فجر تک مشغول رہے۔ نماز فجر کی دو سنتیں ادا فرمائیں ، فرض نماز شروع فرمائی ایک رکعت صحیح ادا فرمائی اور دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں سر مبارک نہ اٹھا سکے۔ آپ نے چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ میں بمطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۳ء کو وصال فرمایا۔

آپ کی نماز جنازہ میں لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ پہلے پولیس گراؤنڈ گوجرانوالہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، دوسری مرتبہ آلومہار شریف میں ادا کی گئی۔ آپ کو حضرت شمس الہند کے مرقد انوار کے ساتھ مغرب کی طرف دفن کیا گیا۔

آپ کا عرس مبارک ہر سال ۲۳ مارچ کو آلومہار شریف میں منعقد ہوتا ہے۔